REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۱۱ شہادت ۱۳۴۰ہش ۱۱ اپریل ۱۹۶۱ء نمبر ۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

برطانوی بحری جہاز "دارا" کے حادثہ میں ایک سو افراد ہلاک

جہاز میں سوار بیشتر افراد بھارتی، پاکستانی اور خلیج فارس کے عرب باشندے تھے

بحرین ۱۰ اپریل۔ برطانوی ۱۰ ہزار ٹن کے مسافر بردار جہاز دارا جو خلیج فارس میں حادثے کا شکار ہوا ہے اس میں کل ۶۷۲ افراد سوار تھے ان میں سے صرف پانچ سو کو بچایا جا سکا ہے باقی ۱۷۲ افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ کئی افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ جہاز کے عملہ کے ارکان اور مسافروں میں زیادہ تر بھارتی اور پاکستانی باشندے تھے۔ جہاز ہنوز جل رہا ہے اور ساحل سے صرف دس میل کے فاصلہ پر رہ گیا ہے۔ امدادی پارٹیاں "دارا" کے عرشہ پر آگ بجھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

برٹش انڈیا سٹیم شپ کمپنی نے رات گئے اعلان جاری کیا کہ بحری جہاز "دارا" کے المناک حادثہ میں کم از کم ایک سو افراد جل گئے ہیں یا طوفانی سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ جہاز پر کل ۶۷۲ افراد سوار تھے۔ ان میں سے ۵۶۴ زندہ بچے ہیں۔ باقی ہنوز لاپتہ ہیں۔ خیال ہے کہ چند اور افراد سطح آب پر بہتے ہوئے زندہ مل جائیں گے۔ مسافروں کو سمندر سے نکال لینے کا کام ابھی تک ترک نہیں کیا گیا۔

بدقسمت "دارا" میں سوار بیشتر افراد بھارتی، پاکستانی اور خلیج فارس کے عرب باشندے تھے۔ ڈبائی میں بچ کر پہنچنے والے سینکڑوں افراد میں زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو خلیج فارس کے علاقہ میں کئی برس سے تیل کمپنیوں میں ملازم تھے۔ اور اب اپنی پونجی لے کر پاکستان اور بھارت میں اپنے آبائی گھروں کو جا رہے تھے۔ ان کی ساری کمائی دارا میں ہی رہ گئی۔

جمعہ و ہفتہ کو خلیج فارس میں گرج چمک اور باد و باراں کا زبردست طوفان آیا ہوا تھا۔ پرسوں صبح سویرے کھلے سمندر میں ہر طرف بھیانک تاریکیاں مسلط تھیں۔ گھنے بادل سطح سمندر پر موجوں سے الجھ رہے تھے کبھی کبھی بجلی چمکتی تو کچھ نظر آ جاتا تھا ورنہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ صبح چار بجکر ۴۵ منٹ پر جہاز کے انجن روم میں اچانک دھماکا ہوا اور آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلے لپکتے دیکھ کر مسافروں میں انتشار و افراتفری پھیل گئی۔ وہ جان بچانے والی کشتیوں کی طرف بھاگنے لگے۔ موت کے خوف نے انہیں دیوانہ بنا رکھا تھا۔ اس بھگدڑ میں ایک ایک لائف بوٹ میں مقررہ تعداد سے کہیں زیادہ افراد سوار ہو گئے اور جب کشتیوں کو تاریک اور شارک مچھلیوں سے بھرپور سمندر میں اتارا گیا تو ان میں سے بیشتر غرق ہو گئیں۔

افراتفری آگ کے شعلوں اور دھوئیں کے باعث جہاز کے عملہ کو مسافروں کی جان بچانے کے فرائض سر انجام دینے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ جان بچانے والی کئی کشتیاں سمندر میں اتاری نہ جا سکیں۔ کل ڈبائی میں کہا جا رہا تھا کہ اگر جہاز کے عرشے پر انتشار اور بھگدڑ کا مظاہرہ نہ ہوتا تو تمام مسافروں کی جانیں بچائی جا سکتی تھیں۔

"دارا" میں حادثے کی وجہ ہنوز معلوم نہیں ہو سکی۔ ڈبائی میں بچ کر پہنچنے والے بعض مسافروں کے مطابق آگ لگنے سے پہلے ایک خوفناک دھماکہ ہوا تھا اور جہاز میں زلزلہ سا آ گیا تھا۔ جیسے یہ جہاز کسی اور جہاز سے ٹکرا گیا ہو۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کل رات ڈبائی کی بندرگاہ میں جو جہاز لنگر انداز ہونے پر مجبور ہو گیا تھا اسے "دارا" سے تصادم ہی میں نقصان پہنچا تھا۔ بھیانک تاریکی کے باعث دونوں جہازوں کے تصادم کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد "دارا" کے انجن روم میں دھماکا ہوا اور پھر جہاز کو آگ لگ گئی۔

جہاز الٹنے سے بیس افراد ڈوب گئے

ٹوکیو ۱۰ اپریل۔ مغربی جاپان میں جزیرہ ہوکائیڈو کے ساحل کے نزدیک گزشتہ شب دو سو بیس ٹن کا ایک مال بردار جہاز الٹ گیا یقین ہے کہ اس حادثہ میں بیس افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں تلاش کرنے والی جماعت کے ہیلی کاپٹروں نے کل صبح سمندر میں جہاز کے تباہ شدہ حصوں کا پتہ چلا لیا۔ اس جماعت نے جہاز کے عملہ کے دو ارکان کی جانیں بھی بچا لی ہیں۔ اس جہاز میں عملہ کے بائیس ارکان سوار تھے۔

پاکستان اور آسٹریلیا کا فضائی معاہدہ

کراچی ۱۰ اپریل۔ پاکستان اور آسٹریلیا کے نمائندوں کے درمیان کل یہاں باہمی فضائی معاہدے میں رد و بدل کیلئے بات چیت شروع ہوئی۔ فضائی معاہدے میں فضائی مواصلات کی جدید ترین ترقیوں کی روشنی میں رد و بدل کیا جا رہا ہے۔ بات چیت میں حصہ لینے والے پاکستانی وفد کی قیادت شہری ہوا بازی کے ڈائرکٹر جنرل ایئر کموڈور قادر کر رہے ہیں۔ آسٹریلیا کی نمائندگی شہری ہوا بازی کے شعبہ بین الاقوامی تعلقات کے ڈائرکٹر مسٹر جے جے آئی کر رہے ہیں۔

تبت کی حالیہ جھڑپوں میں قریباً ۵۰۰ افراد ہلاک ہوئے

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ تبت سے آنے والے ایک باخبر ذریعہ نے بتایا ہے کہ چینی افواج اور تبت کے کھمپا جنگجوؤں کے درمیان تنری کے علاقہ میں حالیہ جھڑپوں میں قریباً ۵۰۰ تبتی اور چینی ہلاک ہوئے ہیں۔ اس اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ پانچ ہزار تبتی حریت پسند چین کے خلاف بغاوت کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ ماؤنٹ ایورسٹ کے دامن میں جو علاقہ تبت کی طرف واقع ہے اسے تنری کہا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا کلام

الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرًّا و علانیة فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

ترجمہ۔ "جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ (بھی) اور ظاہر بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔ اور نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱؍اپریل ۶۱ء

اللہ تعالےٰ کی شناخت کے ذرائع

اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان کے بہت سے مدارج ہیں۔ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق صرف یہ خیال رکھتے ہیں کہ انہیں معلوم نہیں ہو سکتا کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے یا نہیں .... اس سے بڑھ کر ایک یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ واقعی موجود ہے مگر وہ قادر مطلق نہیں وہ بھی قوانین کا اسی طرح پابند ہے جس طرح مادہ اور روح اس سے بڑھ کر یہ تصور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی قدرت کے قوانین بنائے ہیں لیکن اب وہ ان کو بدل نہیں سکتا اور نہ وہ کسی بشر سے کلام کرتا ہے اور نہ ہدایت دیتا ہے اس سے آگے بعض لوگ یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ بشر کو ہدایت دیتا ہے مگر اس نے ابتدا ہی میں یہ ہدایت دے دی ہے۔ آئندہ ہمیشہ کے لئے وہ خاموش ہو گیا ہے۔

اس سے بڑھ کر یہ خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی خاص عہد تک تو اپنے فرستادگان بھیجتا رہا ہے آئندہ اس نے یہ سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں اور عام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔ یہ تینوں گروہ اپنے اپنے خاص نبی پر سلسلہ ہدایت ختم سمجھتے ہیں خاص کر عام مسلمان قرآن کریم کی آیہ خاتم النبیین کے مطابق نبوت کے سلسلہ کو اب ہمیشہ کے لئے بند سمجھتے ہیں۔ اگرچہ علماء کا اس بارے میں باہم اختلاف ہے تاہم سواد اعظم کے رہنماؤں کا یہی عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ البتہ یہ لوگ الہام کے منکر نہیں ہیں مگر الہام کو ذاتی سمجھتے ہیں۔

اس آخری خیال کے بھی بہت سے درجات ہیں۔ اسلام میں جو مجددین آتے رہے ہیں انہوں نے بالبداہت اس امر کا دعوےٰ کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے اور وہ اس کام میں ان کو ہدایت دیتا ہے اور درجہ بدرجہ آنحضرت صلعم کی نبوت کے فیض سے انہیں نبوت کی قوتوں سے حصہ دیا گیا ہے۔ یہ گروہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جہاں تک آخری شریعت کا تعلق ہے وہ قرآن کریم اور اسوہ حسنہ رسول اللہ میں مکمل طور پر آ چکی ہے اب اس میں ترمیم یا تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ مگر ایسے انسان مبعوث ہو سکتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ اس شریعت جاودانی کے قیام اور اس کی اشاعت کے لئے ہدایات دیتا ہے اور ان سے اس کام کی غرض سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے۔

ان کے عقیدہ میں اسلام میں مجددین کا سلسلہ جاری ہے اور نہ صرف کلام اللہ کی نص اور احادیث نبوی سے ایسے سلسلہ کی موجودگی کی تائید ہوتی ہے بلکہ اسلام کی تاریخ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ مجددین آتے رہے ہیں۔ جو تجدید و احیائے دین کیلئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوتے رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں کئی جگہ اس کی توضیح فرمائی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایسے مجددین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی کے مجدد ہونے کے علاوہ وہ مامور من اللہ ہیں جن کے متعلق قرآن کریم و احادیث میں خبر دی گئی ہے کہ وہ آخری زمانے میں ظہور کرے گا۔ جب بحر و بر میں فساد پیدا ہو چکا ہوگا۔ اور ایمان ثریا پر چڑھ گیا ہوگا۔ وہ آ کر اسلام کو از سر نو دلوں میں زندہ کرے گا اور آنحضرت صلعم کی آوردہ تعلیمات کو جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں موجود ہیں ساری دنیا میں پھیلائیگا وہ مثیل عیسیٰ ہونے کی وجہ سے مسیح اور نبی بھی کہلائے گا اور امت محمدیہ میں ہونے کی وجہ سے امتی بھی ہوگا۔ اور الامام المہدی کہلائے گا۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فی زمانا مغربی نیچر پرستی کے زیر اثر آج کل تعلیم یافتہ کہلانے والے لوگ بالبداہت الہام یا اللہ تعالےٰ کے مکالمہ و مخاطبہ کے منکر ہیں۔ ان لوگوں نے یہاں تک اٹھ لیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی الٰہی تعلیمات کو بھی خود انبیاء علیہم السلام کی اپنی فطرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر نکالی ہوئی چیزیں باور کرتے ہیں۔ اور نبوت کو ایک خاص ملکہ فطرت سے بڑھ کر کوئی حیثیت دینے کو تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ قرآن کریم کو بھی اللہ تعالےٰ کا کلام نہیں مانتے بلکہ وہ بائیولوجیکل حقائق اور مفروضات سے نبوت کا یہی تجزیہ کرتے ہیں کہ انسان کی طفولیت میں اس کو ایسی رہنمائی کی ضرورت تھی اور ایسے بشر پیدا ہوتے رہے ہیں جو اپنی ذات میں خاص بڑا ہوا نیکی کا ملکہ رکھنے کی وجہ سے اپنے اپنے زمانے کی ترقی کے مطابق تعلیمات دیتے رہے ہیں تا آنکہ دنیا کی ذہنیت اب اتنی ترقی کر گئی ہے کہ اب ایسی تعلیمات کی ضرورت نہیں رہی۔ انسان میں عقلیت اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے اس لئے انسانی فطرت کا یہ ملکہ بھی معطل ہو چکا ہے چنانچہ علامہ اقبال مرحوم اور اس کے پیرو ختم نبوت کی یہی توجیہہ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اللہ تعالےٰ نے جس حقیقت کو انسانوں کے ذہنوں میں مستحکم کرنے کا اہتمام کیا تھا اور اللہ تعالےٰ سے انسان کے تعلق کی بتدریج وضاحت عملاً فرمائی تھی یہ لادینی تصور جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس کو پیچھے کی طرف لے جانا چاہتا ہے اور وہ ذریعہ جو اللہ تعالےٰ کی شناخت کا اس طرح ارتقا پذیر ہوا تھا اس کو مسدود کر کے انسان کو پھر دہریت کے ریگ زار میں پریشان کر دینا چاہتا ہے جہاں عقلیت اور مادہ پرستی کے سراب ٹھاٹھیں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "حقیقت الوحی" میں اس امر کی نہایت مدلل اور واضح ترین تشریح فرمائی ہے جو شخص اس مسئلہ کو پوری طرح سمجھنے کی خواہش رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ حقیقت الوحی کے دیباچہ کو غور سے مطالعہ کرے۔ یہاں ہم باب اول کا صرف ابتدائی حصہ نمونہ کے طور پر نقل کئے دیتے ہیں۔

فھوھذا:-

"واضح ہو کہ چونکہ انسان اس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے پیدا کرنیوالے کو شناخت کرے اور اس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کے لئے یقین کے درجہ تک پہنچ سکے اس لئے خدا تعالےٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے کہ ایک طرف تو معقولی طور پر ایسی قوتیں اس کو عطا کی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے انسان مصنوعات باری تعالےٰ پر نظر کر کے اور ذرہ ذرہ عالم میں جو جو حکمت کاملہ حضرت باری عز اسمہ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں اور جو کچھ ترکیب ابلغ اور محکم نظام عالم میں پائی جاتی ہے اس کی تہ تک پہنچ کر پوری بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان کا بغیر صانع کے خود بخود موجود نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہے کہ اس کا کوئی صانع ہو۔ اور پھر دوسری طرف روحانی حواس اور روحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں تا وہ قصور اور کمی جو خدا تعالےٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے روحانی قوتیں اس کو پورا کر دیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کی شناخت کامل طور پر نہیں ہو سکتی وجہ یہ کہ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں ان کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین و آسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیب محکم اور ابلغ پر نظر کر کے یہ حکم دیں کہ اس عالم جامع الحقائق اور پُرحکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر ان کا کام نہیں ہے کہ یہ حکم بھی دیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہنچ جائے کہ درحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ صرف ضرورت صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہ قول کہ ان مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہیئے اس قول سے ہرگز برابر نہیں ہو سکتا کہ وہ صانع جس کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے فی الحقیقت موجود بھی ہے لہٰذا حق کے طالبوں کو اپنا سلوک تمام کرنے کے لئے اور اس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کے لئے جو معرفت کاملہ کے لئے ان کی طبائع میں مرکوز ہے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ علاوہ معقولی قوتوں کے روحانی قویٰ بھی ان کو عطا ہوں۔ تا اگر ان روحانی قوتوں سے پورے طور پر کام لیا جائے اور درمیان میں کوئی حجاب نہ ہو تو وہ اس محبوب حقیقی کا چہرہ ایسے صاف طور پر دکھلا سکیں جس طور سے صرف عقلی قوتیں اس چہرہ کو دکھلا نہیں سکتیں پس وہ خدا جو کریم و رحیم ہے جیسا کہ اس نے انسانی فطرت کو اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگا دی ہے ایسا ہی اس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں۔ ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے اور جن باتوں کو معقولی قوتیں کامل طور پر دریافت نہیں کر سکتیں روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبدء فیض کے فیوض ان میں منعکس ہو سکیں۔ سو ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو تا خدا تعالےٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پا سکیں اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالم پُرحکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے بلکہ اس صانع سے شرف مکالمہ مخاطبہ کامل طور پر پا کر اور بلا واسطہ اسکے بزرگ نشان دیکھ کر اس کا چہرہ دیکھ لیں اور یقین کی آنکھ سے مشاہدہ کر لیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ لیکن چونکہ اکثر انسانی فطرتیں

(باقی صـــ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت ایمان افروز تقریر

لوگوں نے آسمانی شہد کے چھتے کو بیکار کرنا چاہا مگر ایک ادھیڑ عمر کے انسان نے ایک دوسرا چھتہ تیار کر کے دکھا دیا

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کے قیام و استحکام میں ایک نوجوان کا تاریخی کردار

فرمودہ ۱۶ مئی ۱۹۵۰ء بمقام چنیوٹ

مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۰ء کو بوقت چھ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے چنیوٹ میں بیرونی ممالک کے ان تمام مبلغین کے اعزاز میں ایک دعوت طعام دی گئی۔ جو اس وقت ربوہ میں موجود تھے۔ ایڈریس اور جواب ایڈریس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جو جماعت کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اسے اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

بات تو کئی دفعہ کہی ہوئی ہے لیکن پھر بھی کسی نے کہا ہے ؎

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

سنی ہوئی باتیں

پھر کئی دفعہ سنی جاتی ہیں۔ اور کہی ہوئی باتیں بھی کئی دفعہ کہی جاتی ہیں۔ کبھی تو اس لئے کہ دل ان کی یاد سے خوش ہوتا ہے۔ یا دل ان کی یاد سے اپنے غم کو تازہ کرنا چاہتا ہے۔ اور کبھی اس لئے کہ ایک کہی ہوئی بات جو نہایت ضروری ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ کہی ہوئی ہوتی ہے اثر کرنے سے قاصر رہ جاتی ہے۔ اس لئے اسے بار بار دہرانا ضروری ہوتا ہے۔ تا وہ اثر انداز ہو۔ پس کوئی وجہ سمجھ لو۔ مجھے آج پھر ایک پرانا قصہ دہرانا پڑ رہا ہے۔ ہماری زبان میں "دہرانا پڑ رہا ہے" کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے نفس پر جبر کر کے وہ کام کر رہا ہے۔ میں نے ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا ہے اور یہ فقرہ میرے منہ سے اتفاقی طور پر نہیں نکلا۔ مگر یہ چیز کسی جبر کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اپنے ہی نفس کی طرف سے اور اپنی ہی پرانی یادوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے میرے دل میں پھر اپنا سر اٹھایا اور یہ باتیں باہر نکلنے کے لئے تڑپیں۔ اور انہوں نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں انہیں ان کے قفس سے آزاد کر دوں۔ تا ایک دفعہ پھر وہ ہوا میں پھڑ پھڑا سکیں۔ شہد کی مکھیوں کو دیکھو۔ شاید تمہیں نیچرل ہسٹری پڑھائی جاتی ہو۔ تو تم نے پڑھا ہو یا پڑھائی نہیں جاتی۔ تو مطالعہ میں یہ بات دیکھی ہو کہ شہد کی مکھیاں ایک ملکہ کے ماتحت ہوتی ہیں۔ جب چھتہ شہد سے بھر جاتا ہے اور شہد تیار ہو جاتا ہے۔ تو انسان جو اپنے آپ کو تمام مخلوقات کا مالک سمجھتا ہے۔ شہد کے جمع کرنے اور اسے نکال لینے کے لئے چھتہ پر جاتا ہے اور اس کے نیچے دھواں رکھ دیتا ہے۔ تا شہد کی مکھیاں اڑ جائیں یا سمٹ کر ایک طرف ہو جائیں۔ شہد کی مکھیوں کی نوجوان پود وہ نئی پود جو اپنی عمر کو باقی سمجھتی ہے۔ اور اس دنیا میں اپنا ایک زندہ مقصد قرار دیتی ہے۔ وہ ملکہ کی سب سے بڑی بیٹی کو جو ان کی آئندہ ہونے والی ملکہ ہوتی ہے۔ یا انسانوں کی زبان میں وہ ان کی ولی عہد ہوتی ہے لیکر اڑ جاتی ہیں۔ اور پیشتر اس کے کہ شہد کا چھتہ تباہ کیا جائے۔ اور اس سے شہد نکال لیا جائے۔ وہ نیا چھتہ بنا لیتی ہیں اور نئے سرے سے اپنی زندگی کو شروع کرتی ہیں۔ اور اپنے لئے ایک نیا مقام اور نیا مرکز بنانا شروع کر دیتی ہیں۔

یہ خدائی قدرت کا ایک بھاری معجزہ

ہے کہ ایک چھوٹا سا جانور جس میں سوائے تھوڑی سی رطوبت کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ نہ ہڈیاں ہوتی ہیں نہ فقرات ظہر ہوتے ہیں نہ سانس لینے کے لئے سینہ ہوتا ہے۔ نہ جگر اور گردہ ہوتا ہے اسے سارا مچک کر رطوبت نکل جاتی ہے۔ اور تھوڑی سی کھال اور تھوڑے سے پر اور چند چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کا مجموعہ جو صرف سر کی جگہ پر پائی جاتی ہیں باقی رہ جاتا ہے۔ بظاہر یہ چھوٹا سا کیڑا ہے۔ لیکن کام اور عزم میں انسانوں کی بڑی بڑی سمجھدار اور مہذب قوموں سے بھی زیادہ تنظیم استعداد اور عزم اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس یہ قدرت کا ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ مگر اس میں صرف ایک بات پائی جاتی ہے۔ صرف ایک پہلو معجزہ کا ہمیں نظر آتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مکھیوں کی جوان نسل تباہی اور بربادی کے آنے پر یہ فیصلہ کر لیتی ہیں کہ ہم مریں گی نہیں اور اپنی خزاں کو بہار سے بدل دیں گی۔ یہ عزم جو نئی پود دکھاتی ہے۔ اور کسی حد تک یہ بات قدرتی نظر آتی ہے۔ نوجوانوں کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ کم از کم تم میں ایک مکھی سے تو زیادہ عزم ہونا چاہیئے۔ جب شہد کا چھتہ اجاڑا جاتا ہے۔ تو نوجوان مکھیاں ان کو چیلنج کرتی ہیں کہ تم نے ہمیں اجاڑا ہے۔ لیکن تم ہمارے عزم کو نہیں اجاڑ سکتے۔ ہم اس کے ساتھ ایک نیا چھتہ تیار کریں گی۔ اسی طرح ہم ہر مصیبت ہر آفت ہر ابتلاء اور ہر امتحان کے موقعہ پر اپنی نسلوں اور اولادوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے اشرف المخلوقات کی نسلو! آفات اور مصائب سے گھبرانا نہیں تمہیں کم از کم اتنا عزم تو دکھانا چاہیئے جتنا شہد کی مکھیاں دکھاتی ہیں۔ اسی طرح ہم اس مثال سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہ مثال پیش کر کے نوجوانوں کی ہمتوں کو بلند کر سکتے تھے۔ اور بلند کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ کی قدرت

اور اس کا منشاء کبھی اس سے بڑے معجزے بھی دکھا سکتا ہے۔ تو ہمارا سر خدا تعالیٰ کے سامنے اور زیادہ شکرگزاری کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہی سکول جو اب تعلیم الاسلام ہائی سکول کہلاتا ہے قائم ہوا۔ یہ سکول اس وقت قائم ہوا تھا۔ جب میں ابھی ۹-۱۰ سال کا تھا۔ ہمارے بعض لڑکے آریہ سکول میں پڑھا کرتے تھے جو اس وقت قائم ہو چکا تھا۔ اور ابھی مڈل تک تھا۔ اور بعض لڑکے گورنمنٹ پرائمری سکول میں پڑھتے تھے جس کا ہیڈ ماسٹر اتفاقی طور پر آریہ تھا۔ وہ ہر وقت بچوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا رہتا تھا جس کی وجہ سے طلباء اپنے اپنے گھر جا کر اسی قسم کی باتیں کرتے تھے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب ہمارے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ایک سکول کھولا جائے۔ چنانچہ ایک پرائمری سکول قائم کیا گیا جو اسی سال مڈل تک ہو گیا اور پھر کچھ عرصہ بعد ہائی سکول بن گیا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی یہ سکول قائم ہو گیا تھا۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مخالفین نے جماعت پر شدت سے حملے کرنے شروع کر دیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اب ہمیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے نئی جدوجہد کرنی چاہیئے اور آپ نے ایک مجلس شوریٰ بلائی تا جماعت مشورہ دے کہ اس فتنہ کے مقابلہ میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بھی آئے ہوئے تھے انہوں نے سمجھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی ایسی تحریک کر دی جائے جو ہماری کسی سکیم کے خلاف ہو۔ مناسب یہی ہے کہ خود ہی یہ تحریک کر دیں کہ ہائی سکول کو توڑ دیا جائے اور اس کی بجائے علماء کی ایک جماعت تیار کی جائے۔ ہائی سکول اور بھی بہت

اور ہمارے بچے ان میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اس وقت علماء کی ضرورت ہے اور ان کے تیار کرنے کے لئے ایک دینیات کے سکول کی ضرورت ہے ہائی سکول کی ضرورت نہیں عجب یہ ہے کہ وہی لوگ جو انگریزی زبان کے حامی تھے وہی اس بات پر آمادہ ہو گئے۔ کہ ہائی سکول توڑ دیا جائے۔ صرف حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ ایک ایسے شخص تھے جن کا خیال تھا

کہ ہائی سکول کو توڑنا نہیں چاہیئے ہائی سکول بھی قائم رہے اور دینیات کی تعلیم بھی دی جائے۔ اور میرا خیال بھی یہی تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی عادت تھی

کہ آپ اپنی بات کا زیادہ پروپیگنڈا نہیں کرتے تھے ہاں ملنے جلنے والوں سے باتیں کر لیتے تھے۔ لیکن یہ نہیں ہوتا تھا کہ عام لوگوں میں جا کر کوئی لیکچر دیں آپ نے ایک مضمون لکھا تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچ جائے۔ اور آپ کے خیالات کا حضورؑ کو علم ہو جائے۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا۔ میاں سنا ہے کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ میں نے کہا میں تو اس کا قائل نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے۔ کہ ہم ایک سے دو ہو گئے میں ساری رات سویا نہیں میرے دل پر ایک بوجھ سا تھا۔ کہ کوئی میرا ہم خیال نہیں اب تمہاری بات سے یہ خیال معلوم ہوا تو میں نے کہا۔ الحمد للہ میں ایک نہیں رہا۔ بلکہ دو شخص ایسے موجود ہیں جو ہم خیال ہیں۔ میں نے ایک مضمون لکھا ہے۔ یہ چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے جاؤ۔ میں وہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے گیا۔ چنانچہ ایک جلسہ ہوا اور عام طور پر لوگوں نے یہی کہا۔ کہ ہائی سکول کو جاری رکھنا فضول ہے۔ آخر دنیا میں اور ہائی سکول بھی موجود ہیں ہمارے بچے وہاں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ بعض افراد ایسے بھی تھے جنہوں نے یہاں تک کہا کہ ہمیں دینیات کی بھی کیا ضرورت ہے چنانچہ کوئٹہ کے تحصیلدار نذیر احمد صاحب نے یہی بات کہی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی تائید کی کہ ہائی سکول بھی قائم رکھا جائے۔ آپ نے فرمایا میرا یہ منشا ہرگز نہیں تھا۔ کہ ہائی سکول کو توڑ دیا جائے۔ اور دینیات کلاس کھولی جائے۔ پھر مدرسہ احمدیہ قائم ہوا ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء کی بات ہے گویا۔

مدرسہ احمدیہ کی بنیاد

بھی نہایت چھوٹے پیمانہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود رکھی اس کے سال دو سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فوت ہو گئے آپ کے فوت ہو جانے کے بعد وہ لوگ جنہوں نے یہ تجویز کی تھی۔ کہ ہائی سکول توڑ کر دینی کلاس کھولی جائے۔ انہوں نے یہ تجویز کیا۔ کہ مدرسہ احمدیہ توڑ دیا جائے۔ اور ہائی سکول کو قائم رکھا جائے۔ اور لڑکوں کو وظیفے دیکر کالج کی تعلیم حاصل کرائی جائے اب کی دفعہ یہ مدنظر رکھا گیا کہ یہ تجویز ناکام نہ ہو اور مجلس شوریٰ کے قائم ہونے سے پہلے جماعتوں میں دورے کر کے ان پر یہ اثر ڈال لیں۔ تا جب یہ بات شوریٰ کے سامنے پیش ہو۔ تو پہلے ہی جماعتیں اس کی تائید کریں۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کے ایجنڈا میں یہ بات رکھی گئی۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مشورہ کر لیا جائے۔ میں بھی صدر انجمن احمدیہ کا ممبر تھا۔ لیکن اتفاقاً یا ارادۃً وہ تجویز مجھے نہ بھیجی گئی

نتیجہ یہ ہوا

کہ مجھے معلوم بھی نہ ہوا کہ کیا ہونے والا ہے۔ میں چھوٹی مسجد کے باہر کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ کہ کسی نے کہا اندر شوریٰ ہو رہی ہے۔ اور آپ یہاں کھڑے ہیں۔ میں نے کہا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں مسجد میں گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد کناروں تک بھری ہوئی ہے۔ میں نے آگے نکلنا چاہا۔ لیکن جگہ نہیں تھی۔ اس وقت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ماموں چوہدری عبد اللہ خاں صاحب وہاں کھڑے تھے ایک دھندلی سی یاد پڑتی ہے کہ انہوں نے کہا اچھا ہوا کہ آپ آ گئے کنارے کے پاس ذرا آگے مجھے تھوڑی سی جگہ مل گئی۔ اور میں وہاں کھڑا ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک کے بعد دوسرا کھڑا ہوتا ہے۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا کھڑا ہوتا ہے۔ ـــــ ۔ ۔ ۔ اور کہتا ہے ہمیں اس سکول کی ضرورت ہی کیا ہے ہر مسلمان عالم ہوتا ہے۔ جب کوئی ڈاکٹر بنے گا یا وکیل بنے گا۔ اور اس کے پاس دینی تعلیم بھی ہوگی۔ تو جتنی تبلیغ وہ کر سکے گا اتنی مولوی نہیں کر سکتے۔ غرض ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا کھڑا ہوتا اور مدرسہ احمدیہ کے خلاف تقریر کرتا غریب سے غریب آدمیوں نے بھی جب یہ سنا کہ لڑکوں کو وظیفے دئے جائیں گے۔ اور انہیں ڈاکٹر اور وکیل بنایا جائے گا۔ تو ان کے منہ میں بھی پانی آنا شروع ہوا کہ کل ان کا لڑکا بھی ڈاکٹر یا وکیل بنے گا۔ انہوں نے بھی جوش میں آ کر یہ کہنا شروع کر دیا۔ یہ مبارک بات ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک آواز بھی ایسی نہیں تھی۔ جو اس کی تائید میں ہو۔ کہ

"مدرسہ احمدیہ جاری رکھنا چاہیئے"

تب میں نے کہا۔ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ شاید

بعض دوستوں کو اس وقت معلوم ہوا۔ کہ میں بھی مجلس میں آ چکا ہوں۔ میری اس وقت ۱۹ سال کی عمر تھی۔ شاید بعض سٹوڈنٹس کی عمریں مجھ سے زیادہ ہوں۔ میں نے کہا میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جماعت کو ساری کی ساری اس بات پر متفق تھی۔ کہ مدرسہ احمدیہ توڑ دینا چاہیئے۔ لیکن ان سب نے یک آواز کہا۔ ہاں ہاں آپ بولئے خیال وہ سمجھتے۔ تھے کہ میں اسی بات پر اور زور دوں گا۔ کہ وظیفے دئے جائیں۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو ڈاکٹر اور وکیل بنایا جائے۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اس وقت تقریر کر رہے تھے۔ وہ گھبرا گئے اور کہا۔ میں ذرا اپنی بات ختم کر لوں۔ پھر کہا آپ آگے آ جائیں۔ میں نے کہا میں یہیں ٹھیک ہوں۔ میں نے کہا ہم حدیثوں میں پڑھا کرتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے مسلمانوں کی ساری جان نکال کر ایک لشکر تیار کیا۔ سارے نوجوان جو لڑنے والے بالغ اور سمجھدار تھے۔ ان سب کی ایک فوج بنائی۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔ کیونکہ روما نے حملہ کر کے بعض مسلمانوں کو مار دیا تھا اس فوج پر آپ نے

حضرت اسامہؓ کو افسر مقرر کیا

اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا میں اچھا ہو جاتا تو اس لشکر کو خود باہر چھوڑنے کے لئے جاؤں گا۔ مگر مشیت الٰہی کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری سے شفایاب نہ ہوئے اور اسی میں وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی سارا عرب باغی ہو گیا اور صرف مکہ اور مدینہ میں اسلامی حکومت باقی رہ گئی۔ حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ نے حکم دیا کہ یہ لشکر روما کی طرف روانہ ہو اور حضرت اسامہؓ سے صرف اتنا کہا کہ اگر اجازت دو۔ تو عمرؓ کو میں اپنے پاس رکھ لوں تا وہ میرے مشیر کار ہوں انہوں نے اجازت دے دی اور حضرت عمرؓ مدینہ میں رہ گئے روما کی حکومت اس وقت آدھی دنیا پر حکمران تھی اور بظاہر حالات لشکر کا بچ کر آ جانا ناممکن نظر آتا تھا۔ بعض صحابہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سارا عرب باغی ہو چکا ہے۔ اگر یہ لوگ بھی چلے گئے۔ تو دشمن آگے بڑھتا چلا آئے گا۔ اور اسے روکنے والا مدینہ میں کوئی شخص نہیں ہوگا۔ چنانچہ

صحابہؓ کا ایک وفد

حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا آپ اس

لشکر کو روک لیجئے پہلے یہ باغیوں اور مرتدوں کے ساتھ لڑتے اور جب وہ انہیں شکست دیدے تو باہر بھیجا جاتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ خدا تعالےٰ کے رسول نے ایک لشکر تیار کیا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ میں تندرست ہونے پر سب سے پہلا موقعہ ملنے پر اس لشکر کو روانہ کروں گا۔ پھر وہ فوت ہو گیا اور خدا تعالےٰ نے اس کی

خلافت مجھے عطا فرمائی

اب کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس کا خلیفہ اور قائم مقام ہو کر سب سے پہلا کام یہ کروں کہ اس نے جو حکم دیا تھا اسے منسوخ کر دوں کیا یہ خلافت ہوگی یا تردید۔ صحابہؓ خاموش ہو گئے۔ اور وہ لشکر روانہ ہو گیا حضرت ابوبکرؓ کو خدا تعالےٰ نے بغیر فوجوں کے فتح دی اور لشکر بھی کامیاب و کامران واپس آیا۔ میں نے کہا ہم حدیثوں میں یہ پڑھا کرتے تھے اب پھر خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی بری حالت اور ان کی ناکامیوں اور نامرادیوں کو دیکھ کر اپنا

ایک مامور مبعوث فرمایا

اور وہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں ظاہر ہوا اس نے جماعتی مشکلات کو دیکھتے ہوئے مدرسہ احمدیہ قائم کیا اور خود ایک شوریٰ بلا کر اس بات کا اظہار کیا اور دو بزرگوں مولوی عبد الکریم صاحبؓ اور مولوی برہان الدین صاحبؓ کی طرف اسے منسوب کیا کہ ان کی یادگار قائم رکھنے کے لئے اس سکول کو قائم کیا گیا ہے تا ایسے لوگ آئندہ بھی جماعت میں تیار ہوتے رہیں۔ میں نے کہا۔ ہم جن کی زبانیں یہ بات کہتے ہوئے خشک ہوتی ہیں کہ ہم صحابہؓ کے

مثیل ہیں

ہم جن کی زبانیں یہ بات کہتے ہوئے خشک ہوتی ہیں کہ ہم نے خلافت کا احیاء کر دیا ہے اور اسلام کو دوبارہ قائم کیا ہے ہماری یہ حالت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ کہتے ہیں۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ لیکن ہم اپنے اجلاس میں ہی یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ جو فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا۔ ہم اسے منسوخ کرتے ہیں بیشک ڈاکٹری اور وکالت کی لالچ زیادہ ہے مگر ایمان کی لالچ اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اس پر ساری جماعت جو کسی دھن میں

تھی اور کہہ رہی تھی۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے

مدرسہ احمدیہ توڑ دیا جائے

دور لڑکوں کو وظائف دے کر ڈاکٹر اور وکیل بنایا جائے۔ یوں معلوم ہوا کہ وہ سوتے سوتے جاگ اٹھے ہیں۔ یا تو وہ ان کی باتوں سے اتفاق کر رہے تھے یا ان کی آنکھوں سے شرارے نکلنے شروع ہوئے۔ خواجہ صاحب بڑے کایاں آدمی تھے وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا میں نے بھی تو یہی کہا تھا۔ اب اس مضمون کو بند کر دیا جائے۔ آئندہ تحریر کے ذریعہ معلوم کیا جائے کہ جماعت کا اس بارے میں کیا رائے ہے۔ چنانچہ خط میں بھی انہوں نے یہی مضمون لکھا۔ اور مجھے یاد ہے کہ دو جماعتوں کے سوا باقی سب نے یہی کہا کہ مدرسہ احمدیہ کو توڑ دیا جائے۔ ہم تو شوریٰ کے موقع پر یہی یہ فیصلہ کر آئے تھے۔ اب دوبارہ کیا ضرورت ہے۔ غرض ہماری جماعت پر نازک دور آئے اور بڑی عمر کے لوگوں نے سکول جاری رکھنے یا بند کرنے کے سوال پر ٹھوکر کھائی اور کہا اسے بند کر دو۔ لیکن اشرف المخلوقات انسان کی نسل میں سے ایک نوجوان نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ ہم سکول بند نہیں ہونے دیں گے اور جماعت کو نئے سرے سے مضبوط بنائیں گے۔ اور اس نے ثابت کر دیا کہ انسانوں میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جو شہد کی مکھی سے کم نہیں اور پھر یہی نظارہ دوبارہ مدرسہ احمدیہ کے بند کرنے کے متعلق نظر آیا۔ پھر انسان نے چھتے سے شہد نکال کر اسے بیکار کرنے کی کوشش کی اور پھر مکھیوں کو بے گھر بنانے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھانا شروع کیا۔ پھر دوبارہ بنی نوع انسان میں سے ایک نوجوان کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور اس نے کہا کہ ہم اپنے گھر کو اجڑنے نہیں دیں گے بلکہ ہم اسے اور زیادہ مضبوط بنائیں گے۔ یہ تو مکھی والا معجزہ ہوا لیکن

اس کا ایک دوسرا پہلو بھی تھا

کہ اگر ایک قوم کی نوجوان پود اسی قسم کے معجزے دکھانے پر قادر ہوتی تو کیا ادھیڑ عمر والے یا ادھیڑ عمر سے زیادہ عمر والے لوگ بھی اس قسم کا معجزہ دکھا سکتے ہیں جو وہ جوانی میں دکھا سکتے تھے۔ شہد کی مکھی نے ہمیشہ یہ معجزہ جوانی میں دکھایا ہے۔ اور بہت سی قومیں یہ معجزہ دکھانے میں بھی ناقابل ثابت ہوئی ہیں۔ بہت کم نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے انسانوں میں سے ایسا کام کر کے دکھایا ہے لیکن جماعت احمدیہ کے ایک فرد نے

یہ معجزہ دو دفعہ دکھایا

مگر خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ انسان جسے میں نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے شہد کی مکھی جیسا معجزہ نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر بھی معجزہ دکھا سکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا یہاں تک کہ مخالفین کا ہاتھ ایک دفعہ اور چھتے کی طرف بڑھا اور اس دفعہ بڑی سختی کے ساتھ بڑھا۔ دشمن نے قادیان میں جمع ہوئی ہوئی مکھیوں کو تباہ کرنا چاہا اور ان کے چھتے کو بیکار کرنا چاہا۔ قرآن کریم نے کلام الٰہی کو شہد سے تشبیہ دی ہے قادیان میں کلام الٰہی کی خاطر جمع ہونے والی مکھیوں کو دشمن نے ان کے چھتے سے بے دخل کر دیا اور انہیں اڑا دیا۔ شہد کی مکھیوں کا یہ معجزہ ہے کہ ان کی ولیعہد یعنی ملکہ کی سب سے بڑی لڑکی اپنی رعایا میں سے بعض مکھیوں کو لیکر دوسرا گھر بنا لیتی ہے وہ

اپنا دوسرا مرکز قائم کر لیتی ہے

مگر اب کی دفعہ انسان نے وہ معجزہ دیکھا جس کی مثال مکھی کا چھتہ نہیں دکھا سکتا۔ جماعت کے اسی فرد نے جس نے نوجوانی کی حالت میں شہد کی مکھیوں والا معجزہ دکھایا تھا اس نے ادھیڑ عمر سے بھی گذر کر دشمن کو چیلنج کیا کہ ہم اپنا گھر اجڑنے نہیں دیں گے۔ ہم اپنا نیا چھتہ بنائیں گے اور دکھا دیں گے کہ ہمارے عزم کا مقابلہ کرنے والی اور کوئی قوم نہیں۔ اور ہم یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں ہو منزلیں گزرتی جاتی ہیں اور سفر ایک ہی پرواز میں طے نہیں ہوتا۔ ہم نے قادیان سے پرواز کی اور کچھ دیر لاہور ٹھہرے پھر ایک پرواز کی اور کچھ آدمی احمد نگر چلے گئے اور کچھ چنیوٹ میں ہی ٹھہر گئے۔ اور کچھ اس جگہ کی تلاش میں گئے جہاں وہ اپنا نیا چھتہ بنائیں۔ اب ہم معماروں کی طرح نیا چھتہ بنا رہے ہیں اور اس امید میں ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اسے شہد کے ساتھ بھر دیں گے اور مکھیاں سمٹ کر دوبارہ یہاں آ بیٹھیں گی۔ تم طالب علم اس انتظار میں ہو کہ چھتہ بن جائے تو ہم وہاں جا بیٹھیں۔ احمد نگر والے اس دن کا انتظار کر رہے ہیں جب ہم معماروں کی طرح وہ چھتہ تیار کریں گے جس میں انہوں نے بیٹھنا ہے۔ یہ نشان جس طرح اسلام میں ظاہر ہوا ہے شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ظاہر ہوا ہو۔ یہ چیزیں منفردانہ حیثیت رکھتی ہیں۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات نے باقی انبیاء کے مقابلہ میں اپنی منفردانہ حیثیت کو پیش کیا ہے آپکے اتباع نے بھی اپنی منفردانہ حیثیت کو پیش کیا ہے۔ میں نے تاریخ کا بڑا مطالعہ کرنے والوں میں سے یہ مثال کہیں بھی نہیں دیکھی کہ ایک نوجوان نے اپنی نوجوانی میں ایک چھتہ قائم رکھا ہو اور پھر اسے بڑھاپے میں بھی اسے قائم رکھنے کی توفیق ملی ہو۔ تم دیکھو گے کہ ایک شخص جوانی میں ایک چیز بناتا ہے اور پھر وہ بنتی چلی جاتی ہے۔ ایک شخص بڑھاپے میں ایک چیز بناتا ہے اور پھر وہ بنتی چلی جاتی ہے۔ مگر ایک شخص نے اپنی جوانی میں بھی ایک ایسے حملہ کا مقابلہ کیا جس نے جماعت کو تہ و بالا کر دینے کا تہیہ کر لیا تھا۔ ابھی تو نئی نئی خلافت کا جھگڑا نظر انداز کر دیا ہے۔ جب میں صرف ۲۵ سال کی عمر کا تھا اور دشمن نے ہمارا چھتہ اجاڑنے کی کوشش کی۔ غرض ایک شخص سے جوانی میں بھی یہ کام لیا گیا ہو اور پھر بڑھاپے میں اس سے بھی زیادہ خطرناک حالت میں اس سے وہی کام لیا گیا ہو اور اس نے جماعت کو پھر اکٹھا کر دیا ہو اس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بڑھیا بڑی محنتی تھی۔ اس نے سوت کات کات کر اس کی مزدوری سے سونے کے کڑے بنائے۔ لیکن ایک چور آیا اور ایک رات زبردستی وہ کڑے چھین کر لے گیا۔ اس بڑھیا نے چور کی شکل پہچان لی۔ سال دو سال بعد اس بڑھیا نے پھر کڑے بنائے ایک دن وہ گلی میں بیٹھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ چرخہ کات رہی تھی کہ وہ چور لنگوٹی پہنے پاس سے گذرا۔ اس عورت نے اس کی شکل پہچان لی اور آواز دے کر کہا بھائی ذرا بات سن جانا۔ وہ شخص چور تھا اور اسے معلوم تھا کہ میں نے اس گھر میں چوری کی ہے اسے کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں مجھے پکڑوا نہ دیا جائے۔ وہ بھاگا۔ اس عورت نے کہا میں تجھے پکڑوانی نہیں۔ میں صرف ایک بات کرتی ہے۔ اس عورت نے کچھ اس انداز سے یہ بات کہی کہ اس چور کا خوف دور ہو گیا۔ اور وہ ٹھہر گیا۔ اس عورت نے کہا میں نے تمہیں اتنا ہی بتانا تھا کہ حلال و حرام میں کتنا فرق ہے۔ میں نے محنت مزدوری کر کے سونے کے کڑے بنائے تھے اور وہ تو لے گیا۔ لیکن تمہاری اب بھی لنگوٹی کی لنگوٹی ہے اور میرے پاس اب بھی کڑے موجود ہیں۔ ہمیں غیر مبائع کہا کرتے تھے کہ قادیان میں ہونے کی وجہ سے ان کو یہ قبولیت حاصل ہے۔ اور لوگ ان کی طرف اس لئے آتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ مرکز ہے۔ صرف اسی لئے ان کے گرد جماعت اکٹھی ہو رہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیں وہاں سے نکال دیا اور مخالف کو یہ دیکھنے کا موقعہ ملا کہ قادیان سے نکلنے کے بعد بھی مخالف ہماری طاقت کو نقصان نہیں پہنچا سکا۔ ہم اس عورت کی طرح انہیں کہتے ہیں کہ تمہاری وہی لنگوٹی کی لنگوٹی ہے اور ہمارے پاس کڑے اب بھی موجود ہیں۔ ہم قادیان سے نکل کر بھی کمزور نہیں ہوئے بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پہلے ہم ایک ایک دو دو مبلغوں کی دعوتیں کرتے تھے اور اب ہم درجنوں کی دعوتیں کرتے ہیں۔ کیونکہ اب مبلغوں کے رسالے باہر جانے شروع ہو گئے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب ایک ہی دفعہ مبلغوں کی بٹالین باہر جائیں گی۔ وہ دن دور نہیں جب مبلغوں کے بریگیڈ باہر جائیں گے۔ وہ دن دور نہیں جب مبلغوں کے ڈویژن تبلیغ اسلام کیلئے باہر جائیں گے۔

الفضل کا باقاعدہ مطالعہ ایک عالم دین کی شاگردی کے مترادف ہے

(از مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب اکھوڑی ڈسپنسری۔ ضلع اٹک)

ایک صاحب توفیق احمدی کے لئے نہ صرف الفضل اخبار کا منگوانا اور پڑھنا باعث ثواب ہی ہے بلکہ کئی اور وجوہ سے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ میں آج سے تیس برس پہلے دینی معلومات سے بالکل معمولی طور پر واقف تھا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل اور اخبار الفضل کے باقاعدہ مطالعہ سے میں نے کافی کچھ حاصل کیا ہے۔ قطرہ قطرہ ہم شود بسیار

میں یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ الفضل اخبار کا منگوانا اور پھر اس کا باقاعدہ مطالعہ کرنا ایک بہت بڑے عالم دین کی ہمسائگی اور شاگردی سے کسی صورت میں کم نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اخبار کی طرف سے وقتاً فوقتاً خریداری کے لئے اخبار میں شائع ہوتا ہے لیکن یقیناً بعض دوست اسے ایک اشتہار سمجھ کر لاپروا ہو جاتے ہوں گے۔ لیکن میں تو صرف اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھ رہا ہوں کہ الفضل اخبار کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرنے والا شخص نہ صرف دینی واقفیت ہی حاصل کرتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے منشا کو بھی پورا کرنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اخبار ایک مجسم تبلیغ ہے اور باقی مضامین کے علاوہ حضور کے خطبات خصوصاً ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ الفضل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

ادائیگی چندہ وقف جدید

سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ادا فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دینی دنیاوی ترقی اور خوشحالی عطا فرمائے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

مکرم ملک عبدالرحمن صاحب رئیس قصور ۱۰۰-۰۰
ملک عبدالعزیز صاحب " ۳۵-۰۰
ملک فضل الرحمن صاحب " ۳۵-۰۰
والدہ صاحبہ ملک خلیل الرحمن صاحب " ۷-۰۰
صوفی محمد عبداللہ صاحب " ۶-۰۰
مولوی عبدالغنی صاحب امیر جماعت جہلم ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " ۸-۰۰
ڈاکٹر سعید احمد صاحب " " ۷-۵۰
سید زمان شاہ صاحب ۶-۱۲
بابو عبدالحکیم صاحب " ۶-۵۰
میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ ۲۰-۰۰
خواجہ عبداللطیف صاحب " ۳-۰۰
خواجہ جلیل احمد صاحب " ۸-۰۰
خواجہ منصور احمد صاحب " ۱۰-۰۰
بیگم صاحبہ عبدالباسط خان " ۷-۰۰
والدہ صاحبہ " " " ۱۰-۰۰
شیخ مختار نبی صاحب " ۷-۰۰
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ گلاب دین " ۳-۲۵
بیگم چوہدری ظفر اللہ صاحب " ۶-۰۰
احمدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبداللطیف " ۶-۰۰
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالغنی صاحب " ۶-۲۵
اہلیہ چوہدری عبدالحمید صاحب ۶-۲۵
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب پاکپتن ۶-۰۰
سید محمد بشیر صاحب [illegible] لاہور ۱۰-۰۰
قریشی مسعود احمد صاحب نسبت روڈ لاہور ۴-۵۰
شیخ عابد علی صاحب بٹ " " ۷-۲۵
چوہدری فضل الرحمن صاحب " ۵-۰۰
اسد اللہ خان صاحب چک ۳۵ سرگودھا ۶-۰۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب منڈی تارنگ ۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۷-۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب بٹر " ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۲-۰۰
بچگان " " ۱۲-۰۰
حاجی سلطان احمد صاحب " ۱۰-۰۰
چوہدری محمد حنیف صاحب " ۱۲-۰۰
شیخ مسعود الرحمن صاحب " ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ حاجی سلطان احمد " ۶-۰۰
سکینہ بی بی دختر " " ۶-۰۰
حافظ محمد رمضان صاحب ربوہ ۶-۰۰
حمیدہ بیگم لجنہ مرکز ربوہ ۶-۳۷

بسراواں (ضلع گورداسپور) میں نئے گوردوارے کا افتتاح

احمدیہ جماعت کی طرف سے گورو گرنتھ صاحب کا ایک نسخہ پیش کیا گیا

روزنامہ اجیت جالندھر میں جو گورمکھی میں شائع ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔
"گورداسپور ۲ مارچ۔ قادیان کے نزدیک گاؤں بسراواں ہے۔ سردار دشنگارا سنگھ اطلاع دیتے ہیں کہ اگلے دن وہاں مقامی سنگھ سبھا کی طرف سے نئے گوردوارے کا افتتاح کیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ گوردوارے میں گورو گرنتھ صاحب کی جس جلد کا پرکاش کیا گیا۔ وہ احمدیہ جماعت قادیان کے نمائندے برکات احمد صاحب بی اے کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ افتتاح کے موقعہ پر بھی آٹھ نو احمدی دیوان میں موجود تھے۔ جن میں گیانی عبداللطیف صاحب کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ دیوان میں بتایا گیا کہ اس سے قبل بھی احمدیہ جماعت گورو گرنتھ صاحب کی کئی جلدیں بھینٹ کر چکی ہے۔ اور کئی مرتبہ انہوں نے سری ننکانہ صاحب کا چرن دھوڑ اور امرت جل لا کر دیا ہے۔ گوردوارے سے قبل اس جماعت نے گوردوارہ پٹنہ صاحب کے لئے پانچ سو روپیہ دیا تھا۔ اس موقعہ پر گیانی عبداللطیف صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ آج مذہب کے ماننے والوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے مذہب بدنام ہو چکا ہے"

ترجمہ از اجیت جالندھر ۲۳ مارچ ۱۹۶۱ء (عباد اللہ گیانی دفتر الفضل)

یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر

احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۶ مارچ کو یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر پاکستان بھر میں احمدی جماعتوں کے جلسے منعقد کئے گئے تھے جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات و معجزات کا تذکرہ کیا گیا اور حضور کے ان عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی گئی جو حضور نے احیائے اسلام کے سلسلے میں سرانجام دئے ان جلسوں کی مستقل روئداد تو عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کی جا سکتی۔ اسلئے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے جلسے منعقد ہونے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں

کراچی۔ ملتان شہر۔ چاٹگانگ (مشرقی پاکستان) گوجرخان۔ کنری۔ خانیوال۔ گوجرانوالہ۔ سکھر۔ ڈیرہ غازیخان۔ چنیوٹ۔ پاکپتن۔ بنوں۔ کوئٹہ۔ لائلپور برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) لجنہ اماء اللہ کنری۔ کوہاٹ۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ نوکوٹ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ۔ مونگ۔ چک ۲۷ الف۔ بہنی ضلع پشاور سمبڑیال ضلع سیالکوٹ شادیوال ضلع گجرات۔

ضروری اعلان

بعض احباب اپنی رقوم دفتر الفضل میں بھجواتے وقت ان کی تفصیل ہمراہ تحریر نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے دفتر ھذا بروقت تعمیل نہیں کر سکتا۔ اب بذریعہ اعلان ہذا احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ آئندہ وہ اپنی رقوم کے ہمراہ تفصیل ضرور تحریر کریں اور چٹ نمبر کا حوالہ بھی ساتھ دے دیا کریں ورنہ دفتر ہذا بروقت تعمیل کرنے سے معذور ہوگا۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میں میٹرک کا امتحان دے رہی ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے۔ (رقیہ رحمٰن بنت صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مبلغ امریکہ)

۲۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اہلیہ گنگا رام ہسپتال میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(فضل دین کلرک خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۳) میرے بیٹے ملک عبدالحفیظ کی ترقی کا معاملہ درپیش ہے۔ اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ملک اللہ رکھا سلطان پورہ۔ لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ

اس سال بھی اگرچہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گذشتہ سالوں کی نسبت قدرے بہتر جا رہی ہے لیکن ابھی تک یہ وصولی کسی معیار تک نہیں پہنچ سکی۔ اور وصول شدہ رقم جلسہ سالانہ کے اخراجات سے بہت کم رہ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کمی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض بڑی بڑی شہری جماعتیں اس چندے کی وصولی کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں کرتیں۔ حالانکہ یہ لازمی چندہ ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چندہ کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے۔ انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فی صدی چندہ ضرور دیں۔

جن جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی نسبتاً اچھی ہے۔ ان کی فہرست دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے۔ یہ فہرست نیچے درج ہے تا دوسرے احباب بھی ان جماعتوں کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ نیز دوسری جماعتوں کے لئے بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دے جن جن جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کم ہے ان کے عہدیداروں کو نہایت سنجیدگی سے اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں سینکڑوں جماعتیں اس میدان میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ تو ان کی جماعت کیوں پیچھے رہ جاتی ہے۔ جن جماعتوں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی اچھی ہے انکی فہرست عنقریب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔

(ناظر بیت المال)

ضلع جھنگ۔ دار النصر ربوہ۔

ضلع ملتان:۔ چک ۵۴۳/ای۔ بی چک ۱۷۱/۱۰R اکبر والا چک ۲۴/۱۰R فرید پور، چاہ مہندی والا، چک ۱۲۲/۱۰R۔

ضلع لائلپور:۔ چک ج۔ب ۲۷ کلاں چک ۲۷۵/R.B کرتار پور چک ج۔ب/۶۱ دھرڑ چک ۲۷۶/R.B سٹیلال۔ چک ۳/۵۸ ٹکڑہ چک ج۔ب/۲۸۳ غوث پور چک گ۔ب/۶۲ چک گ۔ب/۶۲۶، ٹھٹھ کاد چک گ۔ب/۳۰۲ مرتع باموں کا بجن، تاندلیانوالہ۔

ضلع منٹگمری:۔ صدر گوگیرہ چک ۳۰/۱۱-L چک ۹۶/۱۲-L نصیر پور، میرک، ریناله اسٹیٹ ای بلاٹ۔

ضلع لاہور:۔ دہلی دروازہ لاہور، کوچہ چابکسواراں لاہور، کھریپڑ، راجہ جنگ۔

ضلع شیخوپورہ:۔ آنبہ کرم پورہ، سید والا، کرتو پنڈوری، نارنگ منڈی، بھوئیوال اہرائی

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنج تیمہ، حافظ آباد، سوہاوہ ڈھلواں، درد پشکے، منڈیالہ دڑا تیج۔

ضلع سیالکوٹ:۔ چونگیپور، گدیاں کوٹ بیدا ساہو وال، چنڈر کے منگولے۔ داتہ زیدکا عزیز پور ڈوگری، علیپوالی، شہزادہ

ضلع مظفر گڑھ:۔ چک ۳۷۵/T.D.A چک ۱۳۰/T.D.A۔

ضلع ڈیرہ غازیخان:۔ بستی مندرانی،

ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۶۵/P

ضلع بہاولپور:۔ چک الف/۸۴ نہر فتیح

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۰/M مراد/ ۱۶۹ چک ۱۶۶/۷.R

ضلع گجرات:۔ ڈنگہ، سوک کلاں، جلبیر ننگلہ نمبر ۱۸۔

ضلع جہلم:۔ خان پور

ضلع سرگودھا:۔ خوشاب۔ چک ش/۹۸ ساہیوال۔ چک ۴۳/S.B

ضلع کیمبل پور:۔ کوٹ فتح پور

ضلع مردان:۔ اسماعیلیہ،

ضلع پشاور:۔ اسماعیل کوٹ

ضلع بنوں:۔ سرائی نورنگ

ضلع میانوالی:۔ چک ۳۷/۱۲.L احمدیال والہ۔

ضلع خیر پور:۔ صوبہ ڈیرہ، کرنڈی، گوٹھ غلام محمد۔

ضلع نواب شاہ:۔ گوٹھ امام بخش، باندھی محراب پور، مورو، قمر آباد، گوٹھ دانخاں چانڈیہ

ضلع دادو:۔ رادہن۔

ضلع تھرپارکر:۔ چک الف/۲۷۰ کا چیلو، چک ۱۹۵۔ نور نگر فارم۔

ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ، ظفر آباد اسٹیٹ، دیہہ لوہکا۔ ظفر آباد۔ دیہہ لاہی۔ گوٹھ غلام رسول۔ اسلام آباد ٹنڈو غلام علی۔

مشرقی پاکستان:۔ فاضل پور شیل برش

چندہ جلسہ سالانہ وصولی ۹۰ فیصدی سے زائد

ضلع جھنگ:۔ چک ۲۵/۱۲ جھنگ۔ چاہ کورو والہ

ضلع ملتان:۔ چک ۴۹۱/E.B میاں چنوں چک ۹۱/۱۰R محمود آباد

ضلع لائلپور:۔ چک ۸۹/ج.ب رتن۔ چک ۲۳۰/R.B چوہدرام پور۔ چک ۲۶/ج.ب کلاں۔ چک ۲۱۷/ج.ب سوڈھی۔ چک ۲۳۲/ج.ب دھنر، چک ۲۹۷/ج.ب جڑانوالہ۔ چک ۵۶۳/گ.ب۔

ضلع منٹگمری:۔ چک ۳۵۵/L-۷ محمود پور۔ دیپالپور۔

ضلع لاہور:۔ مصری شاہ لاہور، پتوکی منڈی

ضلع شیخوپورہ:۔ چوہڑکانہ۔ چک ۲ ابہوڑو چک ۱۲۰ چیلکے۔ گھی ورک۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ کوٹ تارڑ۔ تولیکی۔ تلونڈی کھجور والی، گکھڑ منڈی۔ گرمولا ورکاں جھنانوالی۔

ضلع سیالکوٹ۔ راؤکے۔ مالوکے بھگت۔ شکیانوالی شہر

ضلع مظفر گڑھ:۔ جتوئی۔

ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۲۰/N.P شادی چک ۱۳۲/N.P فیروزہ۔

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۱ مراد۔

ضلع سرگودھا:۔ چک ۸۷ ش۔ ۸۶ چک ۸ ش کھائی کلاں

ضلع خیرپور:۔ دیہہ سروڑہ

ضلع نواب شاہ:۔ گڈ یارد۔ طالب آباد شریعت آباد۔

- - - - - - - - -

ضلع سانگھڑ:۔ سانگھڑ۔

ضلع تھرپارکر:۔ چک ۲۰۰

ضلع حیدر آباد:۔ کوٹ احمدیاں گوٹھ دیہہ اڑاڑہ۔

آزاد کشمیر: بھابڑہ

چندہ جلسہ سالانہ وصولی ۸۰ فیصدی سے زائد

ضلع جھنگ:۔ باب الابواب ربوہ، کوٹ قاضی،

ضلع ملتان:۔ نیل کوٹ چاہ بھاگو وال

ضلع لائلپور۔ چک ۱۲۶ پہاڑنگ سالاڑیالہ چک ۱۰۹/ج.ب تلونڈی۔ چک ۲۳۳ کوٹھی حیدر آسنگھ والا چک ۸۴/ج.ب سرشمیر روڈ۔ چک ۲۸۷/گ.ب الہ آباد۔ چک ۹۶/ج.ب۔ چک ۵۵-۵۶/گ.ب۔ چک ۶۹/R.B گھسیٹ پور چک ۱۴۹/R.B لاٹھیانوالہ۔ چک ۴۲/گ.ب۔ سمندری چک ۱۷۱/گ.ب۔ (بقیہ صفحہ ۸)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈیول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۲۴ اپریل ۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ فارم زیر دستخطی کے دفتر اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی کے دفتر سے علی الترتیب ۲۲ اپریل اور ۲۳ اپریل کے ساڑھے گیارہ بجے تک ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں یہ ٹنڈرز ۲۴ اپریل ۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے

کام	تخمینہ مقدار	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
۱۔ کورس سینڈ ۲۔ شنگل ۱/۲″ تا ۳/۴″	۰۰۰۰ مکعب فٹ	۱۰۰/-	تین ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ اپنے ٹنڈرز کے ہمراہ اپنی مالی حالت اور سامان کی فراہمی کا ذمہ لینے کی اہلیت سے متعلق اصل سندات یا ان کی مصدقہ نقول داخل کریں۔

تفصیلی شرائط:۔ نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈیول اور پی ڈبلیو آر ورکس ہینڈ بک زیر دستخطی کے دفتر یا ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی دن میں آکر دیکھی جا سکتی ہے ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۲۲ اپریل ۶۱ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ مکمل ہندسوں میں درج کرنا چاہیئے، کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے،

پرسنٹیج ریٹ میں ہر قسم کے اخراجات شامل ہوں گے اور سپلائی ریلوے سائڈنگ سے ملحق السپکٹر آف ورکس نمبر ۳ لاہور اور مغلپورہ کے گودام میں باقاعدہ ترتیب شدہ ڈھیریوں کی شکل میں قبول کی جائے گی۔ ٹھیکیداروں کو سامان کے نقل و حمل کے لئے ضرورت پڑنے پر ویگنوں کا خود انتظام کرنا ہوگا۔ اور ریلوے کا محکمہ ویگنوں کی عدم فراہمی یا ان کی فراہمی میں تاخیر کی وجہ سے کام کی تکمیل میں کسی قسم کی تاخیر کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

قومی رجحانات میں انقلابی تبدیلی کے بغیر تعلیمی انقلاب برپا نہیں کیا جا سکتا“

وزیر تعلیم کی طرف سے طلبہ کو سماجی بھلائی کے کاموں میں گہری دلچسپی لینے کا مشورہ

راولپنڈی ۱۰ اپریل۔ تعلیم اور سائنسی تحقیقات کے وزیر مسٹر حبیب الرحمن نے کل یہاں اعلان کیا کہ حکومت تعلیم کو مضبوط بنیادوں پر ترقی دینے کی مساعی کے علاوہ مستقبل کے لئے بہتر معیشت کے منصوبے تیار کرنے پر بھی مسلسل کام کر رہی ہے۔

وہ گورنمنٹ کالج کیمبل پور کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ملک کے مستقبل کی تعمیر کے سلسلہ میں کوئی بھی قومی کوشش اس وقت تک ثمر آور نہیں ہو سکتی جب تک کہ حکومت اور قوم کا ہر فرد مل کر اس کے لئے کام نہ کرے وزیر تعلیم نے کہا کہ مستحکم معیشت نہ صرف یہ کہ تعلیمی اصلاحات میں مدد دے گی بلکہ اس سے حکومت کو آئندہ کے لئے منصوبے بنانے اور انہیں بروئے کار لانے میں بھی مدد ملے گی انہوں نے کہا کہ جب تک ہمارے رویہ میں انقلابی تبدیلی نہیں آجاتی اس وقت تک تعلیمی انقلاب برپا نہیں کیا جا سکتا!

وزیر تعلیم نے طالب علموں کو مشورہ دیا کہ وہ سماجی بھلائی کے کاموں میں گہری دلچسپی لیں انہوں نے کہا طالب علم ملک کی ایک عظیم قوت ہیں

تصحیح

”الفضل“ مورخہ ۹ اپریل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کی جو پہلی قسط شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۴ کالم ۲ سطر ۱۳، ۱۴ میں ایک فقرہ غلط لکھا گیا ہے اصل فقرہ یوں ہے:-

” بیشک دینی خدمت گزاروں کو اسکی پرواہ نہیں ہوتی لیکن اگر اسکی قوم اسکی قربانیوں کی پرواہ نہیں کرتی تو یہ اس قوم کی غلطی ہے“

احباب درست فرما لیں

حصۂ آمد کے بقایادار اصحاب توجہ فرمائیں“

اللہ تعالےٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال (۶۰-۶۱ء) اب چند روز تک یعنی ۳۰ اپریل ۶۱ء کو ختم ہونے والا ہے اور اس کے بعد ہمارے نئے مالی سال کا آغاز ہوگا لہٰذا مناسب ہے کہ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ حصۂ آمد کے بقایادار موصی اصحاب کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلا دی جائے۔

حصۂ آمد کے بقایادار تین قسم کے ہیں:-

۱۔ ایک وہ اصحاب ہیں جو نہ پچھلے سالوں کا بقایا ادا کرتے ہیں نہ سالِ رواں کے واجب الادا حصۂ آمد کی کلی ادائیگی کی ہے اگر کی ہے تو جزوی طور پر کی ہے اس طرح ان کے ذمہ بقایوں کی رقم ماہ اپریل کے اختتام پر پچھلے سال سے تجاوز کر جائے گی۔

۲۔ دوسرے وہ احباب ہیں جنہوں نے اپنے بقایا جات کو صاف کرنے کے لئے ماہوار یا سہ ماہی یا ششماہی اقساط منظور کرا کر مہلت لے رکھی ہے مگر انھوں نے اپنی پیش کردہ اور مجلس کارپرداز کی منظور کردہ ... صورت کے مطابق اقساط کی ادائیگی نہیں کی۔

ان دونوں قسم کے بقایادار اصحاب کو فکر کرنا چاہیئے اور اپنے بقایوں کی رقوم ۲۰ اپریل سے پہلے پہلے مقامی سیکرٹریان مال کو ادا کر دینی چاہئیں تاکہ ۳۰ اپریل تک ان کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائیں اور ان کا بقایا مطلق طور پر یا زیادہ سے زیادہ حد تک صاف ہو جائے سلسلہ کی مالی ضروریات روز افزوں ترقی پر ہیں اور اس کا اندازہ گزشتہ مجلس مشاورۃ میں نمائندگان مجلسِ مشاورۃ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد خرچ کو منظور کئے جانے کے حق میں آراء دے کر بخوبی کر چکے ہیں۔

۳۔ تیسری قسم کے بقایادار وہ مرحوم اصحاب ہیں جو اپنا حصۂ آمد جائداد زندگی میں ادا نہ کر سکے مگر ان کے ورثاء نے ان بقایوں کو ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کی پس مرحومین کے جن ورثاء نے ۳۰ اپریل تک کلی یا جزوی طور پر حسابات صاف کرنے کا وعدہ کیا تھا انہیں ایفائے وعدہ کے لئے توجہ کرنی چاہیئے۔

بقایاداروں کی ایک چوتھی قسم بھی ہے اور وہ ہیں فارم اصل آمد نہ پُر کرنے والے دوست۔ یہ دوست خواہ اپنی سمجھ میں باقاعدہ حصہ آمد ادا کر رہے ہوں لیکن فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق بقایاداروں کی فہرست ہی میں ہیں۔ ایسے دوستوں سے بھی التماس کرتا ہوں کہ وہ فارم اصل آمد پُر کرنے میں لیت و لعل اور تاخیر نہ فرمائیں تاکہ ان کا حساب ۳۰ اپریل ۶۱ء تک کامکمل اور متعین ہو جائے اگر کسی دوست کو یہ فارم ۵۹-۶۰ء کا یا اس سے پہلے کسی سال کا نہ ملا ہو یا ملا تو ہو مگر گم ہو گیا ہو تو وہ مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ بھیجا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۴

ضلع منٹگمری:- چک $\frac{6}{11.L}$

ضلع لاہور:- قصور - بھلیر۔

ضلع شیخوپورہ:- چک $\frac{79}{\text{نواں کوٹ}}$ - چک $\frac{169}{\text{گرمولا}}$ مونیوال۔

ضلع گوجرانوالہ:- وزیر آباد

ضلع سیالکوٹ:- بھاگووال، قلعہ صوبا سنگھ - جاملے ڈھینڈسہ - بن باجوہ کالے ناگرے - لوہاں - ہمدی پور کھوکھووالی - بھکو بھٹی - چہور کاہلوی - سلہریاں۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں:- شیر گڑھ۔

ضلع رحیم یارخاں:- چک $\frac{74}{N.P}$ مڈ نور - چک $\frac{45}{P}$ - چک $\frac{10}{P}$۔

ضلع بہاولنگر:- بہاولنگر - چک $\frac{169}{7.R}$

ضلع جہلم:- دوالمیال۔

ضلع گجرات:- منڈی بہاء الدین - لالہ موسیٰ سرائے عالمگیر - کھاریاں - دھیرکے کلاں۔

ضلع سرگودھا:- چک $\frac{99}{\text{شمالی}}$ - چک $\frac{46}{\text{شمالی}}$ چک $\frac{33}{\text{جنوبی}}$ - چک $\frac{79}{\text{جنوبی}}$ - دودھہ - چک $\frac{152}{\text{شمالی}}$

ضلع کیمبلپور:- کیمبل پور - پنڈوری محمودہ

ضلع ہزارہ:- بالاکوٹ

ضلع پشاور:- خلیل مرکزی چینی پایاں۔

ضلع بنوں:- بنوں۔

ضلع بلوچستان:- فورٹ سنڈیمن۔

ضلع سکھر:- سکھر۔

ضلع نوابشاہ:- دیہ چھاپٹ - جال پور چک ۲۱ وده۔

ضلع لاڑکانہ:- سن باڈہ۔

ضلع تھرپارکر:- احمد آباد اسٹیٹ - ڈگری۔

رنگون ۱۰ اپریل - یہاں سے ۷۵ میل دور ایک قصبہ تھونزے میں کل رات ڈیڑھ سو کیرن باغیوں نے حملہ کر دیا حملہ آوروں نے شہر میں آگ لگا دی جس میں ۳۲ مکان بھسم ہو گئے نقصان کا اندازہ سات ہزار سٹرلنگ بیان کیا جاتا ہے۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

حجاب سے خالی نہیں اور دنیا کی محبت اور دنیا کے لالچ اور تکبر اور نخوت اور عُجب اور ریاکاری اور نفس پرستی اور دوسرے اخلاقی رذائل اور حقوق اللہ اور حقوق عباد کی بجا آوری میں عمداً قصور اور تساہل اور منزائط صدق و ثبات اور دقائق محبت اور وفا سے عمداً انحراف اور خدا تعالےٰ سے عمداً قطع تعلق اکثر طبائع میں پایا جاتا ہے اس لئے وہ طبیعتیں بباعث طرح طرح کے حجابوں اور پردوں اور روکوں کے اور نفسانی خواہشوں اور شہوات کے اس لائق نہیں کہ قابل قدر فیضان مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا ان پر نازل ہو جس میں قبولیت کے انوار کا کوئی حصہ ہو۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴